



کہاں سے اس بات پر اللہ کی قسم کھانے والا کہ وہ بھلائی نہیں کرے گا؟

عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ دروازے پر لڑنے والے دو اشخاص کی بلند آوازیں سنی جن میں سے ایک شخص دوسرے سے کہتا تھا کہ وہ یا تو اسے (قرض میں سے کچھ) معاف کر دے یا اس کے ساتھ کچھ نرمی کرے جب کہ دوسرا شخص کہتا تھا کہ اللہ کی قسم میں ایسا نہیں کروں گا پس رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے اور فرمایا: کہاں سے اس بات پر اللہ کی قسم کھانے والا کہ وہ بھلائی نہیں کرے گا؟ تو اس نے کہا: میں ان اللہ کے رسول اور (کہا کہ) اس کے لیے وہی ہے جو یہ پسند کرے

[صحیح] [متفق علیہ]

حدیث کا معنی یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ دروازے پر لڑنے والے دو اشخاص کی آوازیں سنی جو کسی مالی تنازعے پر الجھ رہے تھے ان کی آوازیں اتنی بلند ہوئیں کہ ان کی آوازیں نبی ﷺ کے کانوں میں پڑیں جب کہ آپ ﷺ اپنے گھر میں تشریف فرما تھے نبی ﷺ ان کی آوازوں پر متوجہ ہوئے تو ان میں سے ایک شخص کو سنا کہ وہ دوسرے سے مطالبہ کر رہا تھا کہ وہ یا تو اسے (قرض میں سے کچھ) معاف کر دے یا اس کے ساتھ کچھ نرمی کرے یعنی وہ کچھ قرض کم کرنے اور اس پر آسانی کرنے کا مطالبہ کر رہا تھا، جب کہ دوسرا شخص کہتا تھا کہ اللہ کی قسم میں ایسا نہیں کروں گا پس رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے اور فرمایا: ”کہاں سے اس بات پر اللہ کی قسم کھانے والا کہ وہ بھلائی نہیں کرے گا؟“ یعنی کہاں سے وہ جو اللہ کا قسم کھا رہا ہے کہ نیکی نہیں کروں گا؟ تو اس نے کہا: میں ان اللہ کے رسول اور اس کے لیے وہی ہے جو یہ پسند کرے یعنی میں ہی ہوں جس نے اللہ کی قسم اٹھائی (لیکن اب میں) اپنے لڑنے والے کو قرض میں سے کچھ معاف کرنے یا اس میں نرمی کرنے میں سے کسی ایک چیز کا اختیار دیتا ہوں جو اسے پسند ہو مسند احمد (24405) اور صحیح ابن حبان (5032) میں الفاظ کچھ یوں ہیں: ”اگر تم چاہو تو جتنی رقم کم کرو اور معاف کر دیتا ہوں یا اصل رقم میں سے کچھ کم کر دیتا ہوں تو اس نے جو رقم کم تھی وہ معاف کر دی“ نبی ﷺ نے دو لڑنے والوں میں صلح کی سعی فرمائی، چاہے وہ (قرض کی کچھ رقم) معاف کر دینے سے ہو یا (اس میں) نرمی کے ذریعے اور ایک اور حدیث میں اسی طرح کا ایک اور قصہ بھی ہے جس کو امام بخاری (2424) اور امام مسلم (1558) نے بیان کیا ہے کعب بن مالک سے روایت ہے کہ ان کا عبد اللہ بن ابی حدرد الأسلمی پر کچھ قرض تھا جب دونوں کی ملاقات ہوئی تو انہوں نے قرض کا مطالبہ کیا جو بحث کی صورت اختیار کر گیا اور ان دونوں کی آوازیں بلند ہو گئیں نبی ﷺ نے ان دونوں کے پاس سے گزر کر فرمایا: ”اے کعب! اور اپنے ہاتھ سے اشارے کیا- گویا وہ کہتے رہے ہوں آدھا“ تو انہوں نے (قرض) کا آدھا حصہ لے لیا اور آدھا چھوڑ دیا پس مسلمان کو چاہیے کہ نیکی کرنے پر حریص ہو اور ایک نیکی یہ بھی ہے کہ لوگوں کے ما بین صلح کرا دی جائے پس اگر دو لوگوں، گروہوں یا قبیلوں کے مابین لڑائی جھگڑا اور نفرت دیکھو تو ان کے درمیان صلح کی کوشش کرو تاکہ اس چیز کا خاتمہ ہو سکے جو دوری اور بغض کا باعث ہے اور اس کی جگہ بھائی چارے اور محبت کا راج ہو بلکہ شک اس میں بہت خیر اور خوب ثواب ہے بلکہ یہ عمل دن کو روز، رات کو قیام اور صدقہ کرنے سے بھی زیادہ فضیلت کا حامل ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں روز، نماز اور صدقہ و خیرات سے بھی افضل عمل نہ بتاؤں؟ (صحابہ نے عرض کیا) کیوں نہیں ان اللہ کے رسول (ضرور بتائیں)!)، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”اپس میں صلح کرانا“ (ابو داؤد: 4919، شیخ البانی نے صحیح ابو داؤد میں اس کو صحیح کہا ہے)



النجاة الخيرية
ALNAJAT CHARITY

